دار الافتاء جامعہ طہ

کتاب: النکاح	باب: فی الحرمۃ المصاہرہ	عنوان: سوتیلے والد کا بیٹی کو چھیڑنا
فتوی نمبر: 8056	تاریخ: 12:12:2023	نوعیت: بحسب الترتیب
مستفتی: نعمان الحق	مجیب: مفتی حماد فضل	تصدیق و تصحیح: مفتی زکریا۔ جامعہ اشرفیہ لاہور

سوتیلے باپ کا بیٹی کو چ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال:۔ سوال فرضی ناموں سے لکھا گیا ہے۔

نعیم صاحب میرے آبائی شہر گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو شادی کے بعد ان کی اہلیہ نسرین نے بتایا کہ ان کی والدہ رضیہ کو پہلی شادی میں سے دو بیٹیوں کی پیدائش کے بعد طلاق ہوگئی تھی اور ان کے اصل والد نے انہیں چھوڑ دیا تھا۔

ان دو بیٹیوں میں سے نسرین خود بڑی بیٹی تھی۔ ان کی والدہ رضیہ بچیوں کو لے کر میکے آگئی جہاں کچھ عرصے بعد ان کا دوسرا نکاح ریاض صاحب سے ہوا جنہوں نے رضیہ کے ساتھ ساتھ نسرین اور اس کی چھوٹی بہن کو بھی زیر کفالت لے لیا جن کی عمریں بوقت نکاح بالترتیب 5 اور 2 سال تھیں۔

ریاض صاحب نے رضیہ سے نکاح کے بعد نکاح کی اصل تاریخ تبدیل کرا کے نسرین کی پیدائش سے ایک سال پہلے کی جعلی تاریخ کا نکاح نامہ بنوا کر رجسٹر کرا لیا اور پھر نسرین اور اس کی بہن کے برتھ سرٹیفکیٹ بنوا لیے جس میں ولدیت میں اصل باپ کی جگہ جعلی طور پر اپنا نام لکھوا لیا۔ یہ سب کچھ رضیہ کے علم میں تھا لیکن چونکہ رضیہ مکمل طور پر ناخواندہ ہے اس لیے اسے ان معاملات کی قانونی و شرعی حیثیت کا کچھ پتا نہیں تھا۔

نکاح کے کچھ ہی عرصے بعد ریاض صاحب نے اپنی معصوم سوتیلی بیٹیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے کی کوششیں شروع کر دیں جن میں کبھی کامیاب تو نہیں ہوئے لیکن جسم کے نازک اعضاء پر ہاتھ لگانا، چومنا چاٹنا اور ساتھ لٹانا، ننگی ویڈیوز دکھانا حتی کہ کھیتوں میں لے جا کر زنا کرنے کی باقاعدہ اور ناکام کوششیں کرنا شامل ہے۔

رضیہ کو معلوم پڑا تو وہ سہاگ بچانے کیلئے خاموش رہی اور بچیوں کو بھی خاموش رہنے کی تاکید کرتی رہی اور ساتھ اپنے خاوند سے لڑتی رہی کہ ایسے نہ کرے اور ساتھ جتنا ممکن ہو سکا کڑا پہرہ رکھتی رہی۔

اس طرح 12 سال گزر گئے، بچیاں جوان ہو گئیں اور نسرین کی شادی نعیم صاحب سے ہو گئی جس میں بوقت نکاح نسرین کے اصل والد کی بجائے سوتیلے باپ ریاض صاحب کا نام بولا گیا۔

اس دوران رضیہ سے ریاض صاحب کی اپنی تین بیٹیاں بھی پیدا ہوئیں جن کی عمریں اس وقت بالترتیب 4 سال، 7 سال اور 11 سال ہیں۔

(جاری ہے۔۔۔)

اب ریاض صاحب اپنی سگی بیٹیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کی کوشش کرتے ہیں، کبھی انہیں مکمل برہنہ ہو کر دکھاتے ہیں اور ایسی غلطی حرکتیں کرتے ہیں۔

خود غلط کردار کا مالک ہونے کے ناتے مسلسل اپنی بیوی رضیہ پر شک کرتے ہیں، سخت نگرانی کرتے ہیں، پہرے بٹھاتے ہیں، بے جا پابندیاں لگاتے ہیں اور مارتے پیٹتے ہیں غرضیکہ اپنی بیوی اور تینوں بچوں کا جینا محال کر رکھا ہے۔

نعیم صاحب کو جب ان حالات کا معلوم پڑا تو انہوں نے فوراً ریاض صاحب کا اپنے گھر میں داخلہ بند کر دیا اور اپنی اہلیہ نسرین پر بھی میکے جانے پر پابندی عائد کر دی تاکہ نسرین اور ریاض صاحب کا سامنا نہ ہو اور نہ ایک چھت تلے اکھٹے ہوں۔ البتہ انہوں نے اپنی ساس رضیہ اور ان کی بیٹیوں کے اپنے گھر آنے پر پابندی عائد نہیں کی تاکہ محرم رشتوں سے ان کی اہلیہ نسرین کا تعلق نہ ٹوٹے۔

اب نعیم صاحب کے کچھ سوالات ہیں جن کے حوالے سے انہیں شرعی رہنمائی درکار ہے۔

1۔ میری اہلیہ نسرین اور میرے نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے جبکہ نکاح کے وقت لڑکی کے اصل باپ کی جگہ سوتیلے باپ کا نام لیا گیا تھا اور میں اس حقیقت سے ناواقف تھا جبکہ نسرین، رضیہ اور ریاض صاحب اس چیز سے واقف تھے۔

2۔ میری اہلیہ نسرین اور اس کے سوتیلے والد ریاض صاحب کے باپ بیٹی کے رشتے کی کیا شرعی حیثیت باقی رہ گئی ہے

3۔ اور ان کے آپسی میل جول کی شرعی گنجائش کیا ہے؟

تنقیح مسئلہ

جس مجلس میں نکاح ہوا اس وقت کن کن لوگوں کو علم تھا کہ ریاض سوتیلا باپ ہے اور کیا ان لوگوں نے ایجاب و قبول سنا تھا جن کو ریاض کے سوتیلے باپ ہونے کا علم تھا۔

جواب

جی حضرت جی نکاح کی تقریب میں مختصر لوگ شریک ہوئے تھے اور اس میں تمام لڑکی والوں کو معلوم تھا کہ یہ سوتیلا باپ ہے۔

الجواب باسم ملھم الصواب حامداً و مصلیاً

1۔ سوال میں مذکورہ صورت کے مطابق، نعیم کا نکاح نسرین سے درست ہے۔ نکاح کے وقت نسرین کے اصل باپ کا نام لینا چاہیے تھا نہ کے سوتیلے والد کا، البتہ نکاح کے انعقاد کے لئے یہ ضروری تھا کہ ایجاب و قبول شرعی گواہوں کے سامنے ہو۔ نیز نسرین کے سب گھر والے جو موقع پر موجود تھے اسکی اصل ولدیت سے واقف تھے۔

2۔ بشرط صحت مسئلہ، اگر ریاض نے نسرین کو یا اپنی دیگر بچیوں میں سے کسی کو شہوت سے بلا حائل چھیڑا اور اس وقت بچی کی عمر 9 سال یا اس سے زائد تھی تو ریاض اور رضیہ کا نکاح ٹوٹ گیا اور رضیہ کا ریاض کے ساتھ رہنا جائز نہیں۔

(جاری ہے۔۔۔)

مرد کے لیے شہوت کا معیار یہ ہے کہ اس کے عضو مخصوص میں انتشار پیدا ہو جائے، اور اگر پہلے سے منتشر ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے، اور بیمار اور بوڑھے مرد جن کو انتشار نہیں ہوتا ان کے لئے شہوت کا معیار یہ ہے کہ دل میں ہیجان کی کیفیت پیدا ہو اور دل کو لذت حاصل ہو، اور دل کا ہیجان پہلے سے ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے۔

اگر ریاض نے بچی کے پستان کو چھیڑا تو اس میں مطلقا چھیڑنا ہی شہوت کی دلیل ہے اور نکاح ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح چومنے میں اگر ریاض یہ کہے کہ اس وقت اسے شہوت نہ تھی تو اس کو شہوت کا نہ ہونا ثابت کرنا پڑے گا۔

3۔ نسرین کو اپنے سوتیلے باپ سے پردہ کرنا چاہئے اور اور اس سے ہر گز نہ ملے نہ ہی کسی قسم کا میل جول رکھے۔

حوالہ جات

وفی مصنف ابن أبي شيبة جلد 3 ص 481 بر قم: 16236، ط: مكتبة الرشد، رياض

"عن إبراهيم، وعامر، في رجل وقع على ابنة امرأته قالا: حرمتا عليه كلاهما. وقال إبراهيم: وكانوا يقولون: إذا اطلع الرجل على المرأة، على ما لا تحل له، أو لمسها لشهوة، فقد حرمتا عليه جميعاً".»

وفيه أيضا رقم 17267

"عن مغيرة، عن إبراهيم، قال: إذا قبل الأمة لم تحل له ابنتها، وإذا قبل ابنتها لم تحل له أمها."

وفی سنن سعید بن منصور جلد 2 ص 123

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ فَرْجَ الْأَمَةِ أَوْ مَسَّ فَرْجُهُ فَرْجَهَا حُرِّمَتْ عَلَى أَبِيهِ وَابْنِهِ

وفی المصنف عبد الرزاق جلد 7 ص 197

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: «إِنْ زَنَى بِأُمِّ امْرَأَتِهِ أَوِ ابْنَتِهَا، حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعًا«

وفی الشامیہ، کتاب النکاح۔ جلد 3 ص 322

"(و) حرم أيضاً بالصهرية (أصل مزنيته) أراد بالزنا في الوطء الحرام (و) أصل (ممسوسته بشهوة) ولو لشعر على الرأس بحائل لا يمنع الحرارة (وأصل ماسته وناظرة إلى ذكره والمنظور إلى فرجها) المدور (الداخل) ولو نظره من زجاج أو ماء هي فيه (وفروعهن) مطلقاً والعبرة للشهوة عند المس والنظر لا بعدهما وحدها فيهما تحرك آلته أو زيادته به يفتى وفي امرأة ونحو شيخ كبير تحرك قلبه أو زيادته وفي الجوهرة: لايشترط في النظر لفرج تحريك آلته به يفتى هذا إذا لم ينزل فلو أنزل مع مس أو نظر فلا حرمة به يفتي ابن كمال وغيره۔

(جاری ہے۔۔۔)

وفی تبیین الحقائق، جلد2ص106 دار الکتاب الاسلامی

والزنا واللمس والنظر بشهوة يوجب حرمة المصاهرة) وقال الشافعي : الزنا لا يوجب حرمة المصاهرة لقوله ﷺ «لا يحرم الحرام الحلال» ولأنها نعمة فلا تناط بالمحظور ولأنه لو كان مؤثرا لحللها للمطلق ثلاثا، وقال الشافعي لمن ناظره: أنت جعلت الفرقة إلى المرأة بتقبيلها ابن زوجها والله - تعالى - لم يجعلها إليها ولنا قوله تعالى ﴿ولا تنكحوا ما نكح آباؤكم﴾ [النساء: ٢٢] والنكاح هو الوطء حقيقة؛ ولهذا حرم على الابن ما وطئ أبوه بملك اليمين وقال «ملعون من نظر إلى فرج امرأة وابنتها» وقال «من نظر إلى فرج امرأة لم تحل له أمها ولا ابنتها» وقال «من مس امرأة بشهوة» حرمت عليه أمها وابنتها وهو مذهب عمر وعمران بن الحصين وجابر بن عبد الله وأبي بن كعب وعائشة وابن مسعود وابن عباس وجمهور التابعين وقال الذي ناظره الشافعي أنت تزعم أنها تحرم عليه بردتها فقد جعلت الفرقة إليها فكيف قلت بما أنكرت على غيرك فقال: أقول إن رجعت إلى الإسلام وهي في العدة فهما على نكاحهما قال أبو بكر الرازي: أنكر على خصمه وقوع التحريم من قبل المرأة ثم قال به وجعل الرجعة إليها أيضا۔

وفی الہندیہ جلد1۔274،276،275مکتبہ رشیدیہ

المس إنما يوجب حرمة المصاهرة إذا لم يكن بينهما ثوب، أما إذا كان بينهما ثوب فإن كان صفيقا لا يجد الماس حرارة الممسوس لا تثبت حرمة المصاهرة وإن انتشرت آلته بذلك وإن كان رقيقا بحيث تصل حرارة الممسوس إلى يده تثبت، كذا في الذخيرة. وكذا لو مس أسفل الخف إلا إذا كان منعلا لا يجد لين القدم، كذا في فتاوى قاضي خان

إذا قبل الرجل المرأة وبينهما ثوب فإن كان يجد برد الثنايا أو برد الشفة فهو تقبيل ولمس، كذا في المحيط. والدوام على المس ليس بشرط لثبوت الحرمة حتى قيل إذا مد يده إلى امرأة بشهوة فوقعت على أنف ابنتها فازدادت شهوته حرمت عليه امرأته وإن نزع يده من ساعته، كذا في الذخيرة. ويشترط أن تكون المرأة مشتهاة، كذا في التبيين. والفتوى على أن بنت تسع محل الشهوة لا ما دونها، كذا في معراج الدراية.

وقال الفقيه أبو الليث ما دون التسع سنين لا تكون مشتهاة وعليه الفتوى، كذا في فتاوى قاضي خان. وحكي عن الشيخ الإمام أبي بكر - رحمه الله تعالى -أنه كان يقول: ينبغي للمفتي أن يفتي في السبع والثمان أنه لا تحرم إلا إن بالغ السائل أنها عبلة ضخمة جسيمة فحينئذ يفتي بالحرمة، كذا في الذخيرة والمضمرات

فلو جامع صغيرة لا تشتهى لا تثبت الحرمة، كذا في البحر الرائق. ولو كبرت المرأة حتى خرجت عن حد المشتهاة يوجب الحرمة؛ لأنها دخلت تحت الحرمة فلم تخرج بالكبر ولا كذلك الصغيرة، كذا في التبيين

وكذا تشترط الشهوة في الذكر حتى لو جامع ابن أربع سنين زوجة أبيه لا تثبت به حرمة المصاهرة، كذا في فتح القدير. ووطء الصبي الذي يجامع مثله بمنزلة وطء البالغ في ذلك، قالوا: والصبي الذي يجامع مثله أن يجامع ويشتهي وتستحي النساء من مثله، كذا في فتاوى قاضي خان. والشهوة تعتبر عند المس والنظر حتى لو وجدا بغير شهوة ثم اشتهى بعد الترك لا تتعلق به الحرمة والشهوة تعتبر عند المس والنظر حتى لو وجدا بغير شهوة ثم اشتهى بعد الترك لا تتعلق به الحرمة---

(جاری ہے---)

وحد الشـهوة في الرجل أن تنتشر آلته أو تزداد انتشـارا إن كانت منتشرـة، كذا في التبيين. وهو الصـحيح، كذا في جواهر الأخلاطي. وبه يفتى، كذا في الخلاصـة. فمن انتشرـت آلته فطلب امرأته وأولجها بين فخذي ابنتها لا تحرم عليه أمها ما لم تزدد انتشارا، كذا في التبيين. هذا الحد إذا كان شابا قادرا على الجماع فإن كان شيخا أو عنينا فحد الشهوة أن يتحرك قلبه بالاشتهاء إن لم يكن متحركا قبل ذلك ويزداد الاشتهاء إن كان متحركا، كذا في المحيط

وحد الشهوة في النسـاء والمجبوب هو الاشـتهاء بالقلب والتلذذ به إن لم يكن وإن كان فازدياده، كذا في شرح النقاية للشـيخ أبي المكارم. ووجود الشـهوة من أحدهما يكفي وشرطه أن لا ينزل حتى لو أنزل عند المس أو النظر لم تثبت به حرمة المصـاهرة، كذا في التبيين. قال الصـدر الشـهيد وعليه الفتوى---وإذا قبلها ثم قال: لم يكن عن شـهوة أو لمسـها أو نظر إلى فرجها ثم قال: لم يكن بشـهوة فقد ذكر الصـدر الشـهيد - رحمه الله تعالى - في التقبيل يفتى بثبوت الحرمة ما لم يتبين أنه قبل بغير شـهوة وفي المس والنظر إلى الفرج لا يفتى بالحرمة إلا إذا تبين أنه فعل بشـهوة؛ لأن الأصـل في التقبيل الشـهوة بخلاف المس والنظر، كذا في المحيط. هذا إذا كان المس على غير الفرج وأما إذا كان على الفرج فلا يصدق أيضا، كذا في الظهيرية. وكان الشيخ الإمام الأجل ظهير الدين المرغيناني يفتي بالحرمة في القبلة في الفم والخد والرأس وإن كان على مقنعة وكان يقول لا يصدق في أنه لم يكن بشهوة.

وفي البقالي ويصـدق إذا أنكر الشـهوة في المس إلا أن تقوم آلته منتشرـة فيعانقها، كذا في المحيط. ولو أخذ ثديها وقال: ما كان عن شـهوة لا يصـدق؛ لأن الغالب خلافه وكذا لو ركب معها على دابة بخلاف ما إذا ركب على ظهرها وعبر بها الماء، كذا في الوجيز للكردري۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد حماد فضل

نائب مفتی دارالافتاجامعہ طہ

27جمادی الاول1445ھ۔بمطابق12دسمبر2023

الجواب صحیح محمد زکریا

مفتی محمد زکریا دامت برکاتہم

مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور ۱/۶/۴۵ھ

دار الافتاء الجامعة الأشرفية شارع فیروزپور لاہور پاکستان

فتوی نمبر: 8056

تاریخ: 12-12-2023

جامعہ طٰہ

نائب مفتی دار الافتاء جامعہ طہ